تحقیقاتِ نادرہ پر مشتمل عظیم الشان فقہی انسائیکلوپیڈیا

اَلْعَطَایَا النَّبَوِیَّہ فِی الْفَتَاوٰی الرَّضَوِیَّہ

فتاوٰی رضویہ

تصنیف لطیف:۔ اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمۃ

مشرف نہیں ہوا مغموم ہوں امید کرتا ہُوں کہ امرِ حق ظاہر کرنے میں توقف نہ فرمایئے گا اور بندہ کے استقامت وحسنِ خاتمہ کی واسطے بدرگاہ خدا ہو جیے گا۔ **مسئلہ** پاک (جس کی طہارت میں قطعی یقین حاصل ہو جیسے نیا) جُوتا پہن کر کوئی سی نماز نوافل یا فرائض ادا کرنا جائز ہے یا نہیں؟ فقہ وحدیث کی مطولات کا حوالہ دیں تو بہت خوب ہے۔

الجواب

جنابِ من! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اس سے پہلے کاسگنج سے یہ سوال بصورتِ دیگر مرسل عباد اللہ خاں کا آیا اور جواب بھیج گیا اب اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اگر جُوتا بالکل غیر استعمالی ہو کہ صرف مسجد کے اندر پہنا جائے اور پنجہ اتنا سخت نہ ہو کہ سجدہ میں انگلیوں کا پیٹ زمین پر نہ بچھنے دے تو اس سے نماز میں کچھ حرج نہیں بلکہ بہتر ہے، اور یہی امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالٰے وجہہٗ کی سنّت ہے کہ وہ جُوتے رکھتے ایک راہ میں پہنتے اور جب کنارۂ مسجد پر آتے اُسے اُتار کر غیر استعمالی کو پہن لیتے اور اگر استعمالی ہو تو اُسے پہن کر مسجد میں جانا بے ادبی ہے اور غیر مسجد میں بھی نماز میں اتار دیا جائے اور اگر پنجہ اتنا سخت ہے کہ کسی انگلی کا پیٹ زمین پر نہ بچھنے دے گا تو نماز ہی نہ ہوگی کما حققناہ فی فتاونا (جیسا کہ اس کی تحقیق ہم نے اپنے فتاوٰی میں کی ہے۔ ت) واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۲۳۴ از رام نگر ضلع نینی تال مرسلہ عنایت اللہ خاں ڈپٹی پوسٹ ماسٹر ۲۶ ذیلقعدہ ۱۳۱۲ھ

قبلہ وکعبہ دارین دام ظلکم! کلمہ طیبہ شریف جب ورد کرکے پڑھا جائے تو اس میں ہر کلمہ پر جب نام نامی حضور اقدس صلعم (صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم) کا آدے درود پڑھنا چاہیے یا ایک مرتبہ جبکہ وہ جلسہ ختم کرے؟ بیّنوا توجروا۔

الجواب

جوابِ مسئلہ سے پہلے ایک بہت ضروری مسئلہ معلوم کیجئے سوال میں نام پاک حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے ساتھ بجائے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم صلعم لکھا ہے۔ یہ جہالت آج کل بہت جلد بازوں میں رائج ہے کوئی صلعم لکھتا ہے کوئی عم کوئی ص، اور یہ سب بیہودہ ومکروہ وسخت ناپسند وموجب محرومی شدید ہے اس سے بہت سخت احتراز چاہیے اگر تحریر میں ہزار جگہ نامِ پاک حضور اقدس صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم آئے ہر جگہ پورا صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم لکھا جائے ہرگز ہرگز کہیں صلعم وغیرہ نہ ہو علماء نے اس سے سخت ممانعت فرمائی ہے یہاں تک کہ بعض کتابوں میں تو بہت اشد حکم لکھ دیا ہے، علامہ طحطاوی حاشیۂ دُرمختار میں فرماتے ہیں؛

ویکرہ الرمز بالصلٰوۃ والترضی بالکتابۃ بل یکتب ذلک کلہ بکمالہ وفی بعض المواضع

صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی جگہ ص وغیرہ اور رضی اللہ تعالٰی عنہ کی جگہ رض لکھنا مکروہ ہے بلکہ اسے کامل طور پر

اور مُردے کے کپڑے وغیرہ جو بنیت تصدق دئے جاتے ہیں اگر یہ لینے والا محتاج ہے یا غنی ہے اور دینے والے کو اس کا غنی ہونا معلوم ہے یا وہاں بطورِ رسم امامِ نماز یا مُلّائے مسجد کو یہ چیزیں دی جاتی ہیں خواہ وہ محتاج ہو یا نہیں تو لینا جائز ہے اگرچہ غنی کے لئے کراہت سے خالی نہیں۔ اور اگر یہ شخص غنی ہے اور دینے والا محتاج کو دینا چاہتا ہے اور اس نے اپنے آپ کو محتاج جتا کر اُس سے لے لئے تو حرام ہے۔

کمالایخفی وقد نبه فی الحدیقة الندیة شرح الطریقة المحمدیة علی ادق من هذا۔ جیسا کہ مخفی نہیں ہے اور حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ میں اس سے بھی بڑھ کر سخت تنبیہ ہے۔ (ت)

اور گناہِ کبیرہ خواہ ابتداءً کبیرہ ہو یا بعد عادت کبیرہ ہو جائے موجبِ فسق ہے، اور فاسق معلن کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی، اُسے امام بنانا گناہ ہے کما حققه المحقق الحلبی فی الغنیة (جیسا کہ محقق حلبی نے غنیہ میں اس کی تحقیق کی ہے۔ ت) ہاں گناہِ کبیرہ خفیہ ہو یا علانیہ فاسق کر دینے میں برابر ہے مگر ایسا خفیہ جس پر بندے مطلع نہ ہوں بندے اس پر حکم نہیں کر سکتے کہ بے جانے حکم کیونکر ممکن کما اوضحه فی الدر المختار من الشهادة فی بیان تقیید هم شرب الخمر بالادمان (جیسا کہ درمختار میں شہادت سے متعلق گفتگو میں جہاں انھوں نے فقہاء کا شربِ خمر کو دوامِ شرب کے ساتھ مقید کرنے کو بیان کیا ہے۔ ت) اور مسلمان پر بدگمانی خود حرام ہے جب تک ثبوتِ شرعی نہ ہو، واللّٰہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۶۱۸: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ جو شخص اسمٰعیل دہلوی مصنفِ تقویۃ الایمان کو حق جانتا ہو اُس کے پیچھے نماز پڑھنا چاہئے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب

اگر اس کے ضلالت و کفریات پر آگاہی ہو کر اُسے اہلِ حق جانتا ہو تو خود اُس کی مثل گمراہ بددین ہے اور اُس کے پیچھے نماز کی اجازت نہیں، اگر نادانستہ پڑھ لی ہو تو بعد اطلاع ہو اعادہ واجب ہے،

کما هو الحکم فی سائر اعداء الدین من المبتدعین الفسقة المرتدة المفسدین۔ جیسا کہ یہی حکم تمام ان اعداءِ دین کا ہے جو بدعتی، فاسق، مرتد اور فساد پھیلانے والے ہیں۔ (ت)

اور اگر آگاہ نہیں تو اُسے اس کے اقوالِ ضالہ دکھائے جائیں، اس کی گمراہی بتائی جائے، رسالہ الکوکبۃ الشہابیۃ بطورِ نمونہ مطالعہ کرایا جائے۔ اگر اب بعد اطلاع بھی اُسے اہلِ حق کہے تو وہی حکم ہے، اور اگر توفیق پائے حق کی طرف فاخوانکم فی الدین (تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔ ت) واللّٰہ سبحٰنه وتعالٰی اعلم وعلمه جل مجده اتم واحکم۔